

# صحابہ شیعوں کی نظر میں

<"xml encoding="UTF-8?>

## صحابہ شیعوں کی نظر میں

جب ہم غیر جانب دار ہو کر صحابہ کے موضوع پر بحث کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ انھیں وہی حیثیت دیتے ہیں جو قرآن و حدیث اور عقل دیتی ہے  
یعنی شیعہ تمام اصحاب کو کافر نہیں کہتے ہیں جیسا کہ غالی کہتے ہیں اور نہ ہی تمام صحابہ کو عادل تسلیم جیسا کہ اہل عامہ (سنن والجماعات) کا مسلک ہے۔  
اس سلسلہ میں امام شرف الدین موسوی فرماتے ہیں:-

جس نے صحابہ کے متعلق سنجدگی سے ہمارے نظر یہ کا مطالعہ کیا وہ اس بات کو سمجھ گیا کہ یہی معتدل راستہ ہے۔ کیونکہ ہم اس سلسلہ میں نہ تو غالیوں کی طرح تفریط کے شکار ہیں کیون کہ وہ تمام صحابہ کو کافر کہتے ہیں اور نہ ہی جمہوری اور عامہ(سنیوں) کی طرح افراط کا شکار ہیں جو کہ تمام صحابہ کو معتبر و موثق کہتے ہیں،

بے شک کاملیہ اور غلو میں ان کا شریک تمام صحابہ کو کافر کہتا ہے عامہ(سنی) ہر اس مسلمان کو عادل کہتے ہیں جس نے نبی(ص) کو دیکھا یا ان سے کچھ سنا ہے۔

اگر چہ صرف صحبت ہمارے نزدیک بہت بڑی فضیلت ہے لیکن صحبت بغیر کسی قید و

شرط کے معصوم عن الخطأ نہیں ہے۔

اس اعتبار سے صحابہ بھی ایسے ہی ہیں جیسے دیگر افراد، ان میں عادل بھی ہیں۔ سربراورده بھی ہیں اور علماء بھی ہیں چنانچہ ان ہی میں باغی بھی ہیں، جرائم پیشہ بھی ہیں، منافقین بھی ہیں اور جاہل بھی ہیں پس ہم ان میں سے عادلوں کو تسلیم کرتے ہیں اور دنیا و آخرت میں ان سے محبت کرتے ہیں۔

لیکن نبی(ص) کے وصی اور علی(ع) سے بغاوت کرنے والے اور دیگر جرائم پیشہ کی جیسے ہند کے بیٹے ابن زرقا، ابن عقبہ اور ارطاطہ کے خلف نا سلف ہیں۔

پس ان کی کوئی عزت نہیں ہے اور نہ ان کی حدیث کا کوئی و زن ہے اور جن کے حالات معلوم نہیں ہیں ان کے سلسلہ میں حالات معلوم ہوئے تک توقف کریں گے۔

صحابہ کے سلسلہ میں یہ ہے ہمارا نظریہ اور قرآن و حدیث بھی ہمارے اس نظریہ کی تائید کر رہی ہیں جیسا کہ اصول فقہ میں مفصل طور پر یہ بحث موجود ہے لیکن عامہ(سنی) نے صحابہ کی تقدیس میں اتنا مبالغہ سے کام لیا کہ میانہ روی سے نکل گئے اور اس سلسلہ میں ہر ضعیف و جعلی حدیث سے استدلال کرنے لگے اور ہر اس مسلمان شخص کی اقتداء کرنے لگے جس نے نبی(ص) سنا ہو یا آپ(ص) کو دیکھا ہو۔

بالکل اندھی تقليد اور جن لوگوں نے اس غلو کی مخالفت کی اس پر انہوں نے سب وشتم کی بوجہار کی۔

وہ ہمیں(شیعوں کو) اس وقت بہت برا بھلا کہتے ہیں جب ہم دینی حقائق کی تحقیق اور نبی(ص) کے صحیح آثار کی تلاش میں واجب شرعاً پر عمل کرتے ہوئے مجھوں الحال صحابہ کی بیان کردہ حدیث کو رد کر دیتے ہیں۔  
ان ہی باتوں کی بنا پر وہ ہم سے بدگمان ہیں چنانچہ جہالت و نادانی کی بنا پر وہ ہم پر رکیک قسم کی تھمتیں

لگاتے ہیں، اگر وہ عقل سے کام لیتے اور قواعد علم کی طرف رجوع کرتے تو انھیں معلوم ہوجاتا کہ صحابہ کی عدالت والے مقولہ پر کوئی دلیل نہیں ہے اگر وہ عامہ (اہل سنت) قرآن میں غور و فکر کریں گے تو معلوم ہوگا کہ منافق صحابہ کے ذکر سے قرآن بھرا پڑا ہے۔ اس کے لئے سورہ احزاب و توبہ کا مطالعہ کافی ہے۔۔۔

جامعہ عین الشمس "قابرہ" کے شعبہ عربی ادب کے پروفیسر ڈاکٹر حامد حنفی داؤد کہتے ہیں، لیکن شیعہ صحابہ کو بھی ایسا سمجھتے ہیں جیسے عام افراد ہیں، ان (صحابہ) کے اور قیامت تک پیدا ہونے والے انسانوں کے درمیان کسی فرق و فضیلت کے قائل نہیں ہیں۔

اصل میں وہ (شیعہ) صرف عدل کو پیمانہ سمجھتے ہیں چنانچہ اسی صحابہ کے افعال کو ناپنٹے ہیں اور اسی طرح صحابہ کے بعد آئے والوں کے افعال کو بھی اسی کسوٹی پر کستے ہیں اور پھر صحبت، کوئی فضیلت نہیں ہے مگر یہ کہ کوئی یہ کہ انسان فضیلت کا اہل ہو اور اس کے اندر رسالتمناب (ص) کے پاس ٹھہرنے کی استعداد ہو، صحابہ میں سے معصوم بھی ہیں جیسے وہ ائمہ ہیں جو کہ رسول (ص) کی صحبت سے فیضیاب ہوتے رہے ہیں مثلاً علی ابن ابی طالب (ع) اور ان کے فرزند، ان میں ایسے عادل بھی ہیں جنہوں نے رسول (ص) کی وفات کے بعد علی (ع) کی صحبت اختیار کی۔

ان میں، ایسے مجتہد بھی ہیں جو مصیب (الی الواقع یعنی حقیقت کے عین مطابق) ہیں۔ ان میں ایسے بھی ہیں جن کا اجتہاد غلط ہے ان میں فاسق بھی ہیں، زندیق بھی ہیں جو کہ فاسقوں سے بھی گئے گزرے ہیں اور زندیق ہی لیں جن کے دائروں میں منافق اور وہ لوگ داخل ہیں، جو کہ صرف ظاہری طور پر خدا کی عبادت کرتے ہے۔

جیسا کہ ان میں وہ کفار بھی ہیں جنہوں نے نفاق کے بعد توبہ نہیں کی ہے اور وہ بھی ہیں جو اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گئے ہے۔

شیعہ۔ جو کہ اہل قبلہ میں سے بڑا گروہ ہے۔ تمام مسلمانوں کو ایک ترازو میں تو لتے ہیں اس سلسلہ میں ان کے یہاں صحابی، تابعین اور متاخرین کا امتیاز نہیں ہے پھر صحبت انھیں معصوم نہیں بناسکتی ہے اور نہ اعتقادی مسائل انھیں کجی سے بچاسکتے ہیں اور اسی مستحکم بنیاد کی وجہ سے انہوں نے اپنے لئے۔ اجتہاد سے۔ صحابہ پر تنقید کرنا اور ان کی عدالت کی تحقیق کو مباح سمجھ لیا ہے۔

جیسا کہ وہ ان صحابہ پر سب و شتم کرنے کو بھی مباح سمجھتے ہیں۔ جنہوں نے صحبت کے شرائط کو پس پشت ڈال دیا تھا اور آلِ محمد (ص) سے محبت کو چھوڑ دیا تھا۔

اور کیوں نہ ہو، جبکہ رسول اعظم (ص) نے فرمایا ہے:

"إِنَّ تَارِكُ فِيْكُمُ الْتَّقَلِيْنِ كِتَابَ اللَّهِ وَ عِنْتَرِي أَهْلَ بَيْتِي [مَا إِنْ تَمَسَّكُتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَبْدًا] وَ لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. وَ عِنْتَرِي أَهْلُ بَيْتِي فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا".

"میں تمہارے درمیان کتاب خدا اور اپنے اہل بیت (ع) عترت کو چھوڑ جا رہا ہوں جب تک تم ان دونوں سے

وابستہ ربوگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرٹ پاس حوض (کوثر) پروارڈ ہوں گے دیکھو : میرٹ بعد ان دونوں کے ساتھ سلوک کرتے ہو۔"

یہ اور اس جیسی دوسری حدیثوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اکثر صحابہ نے آل محمد(ص) پر ظلم ڈھائے اور ان پر منبروں سے لعنت کرنے کی بناء پر اس حدیث کی مخالفت کی تو ان مخالفوں کو صحبت سے کیا شرف حاصل ہوا اور انہیں کیسے عدالت سے متصف کیا جاسکتا ہے؟

صحابہ کی عدالت کی نفی کے سلسلہ میں یہ ہے شیعوں کے نظریے کا خلاصہ  
در حقیقت یہ وہ علمی اور واقعی اسباب ہیں جن پر شیعوں کے حجج کے بنیاد استوار ہے۔

یہی ڈاکٹر حامد حضنی داؤد دوسری جگہ اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ:

صحابہ پر تنقید کرنا اور ان میں عیب نکالنا صرف شیعوں کی بدعت نہیں ہے کیونکہ زمانہ قدیم میں اس بدعت کے لئے معتزلہ نے بھی اعتقادی مسائل میں وہی چیز بیان کی ہے جو کہ شیعہ بیان کرتے ہیں اور انہوں نے اسی پر اکتفا نہیں کی ہے کہ عام صحابہ پر تنقید کرتے ہیں بلکہ اپنے خلفاء پر بھی تنقید کی ہے اور جب انہوں نے تنقید کی تھی تو اس وقت ان میں صحابہ کے موافق بھی تھے اور مخالف بھی تھے۔

یہ مسئلہ "صحابہ" پر تنقید فقط صاحبان علم سے مخصوص ہے اور اس راستہ کو ان شیعہ علماء نے اور انکے سربرا آورده افراد نے طے کیا ہے جو کہ محبت آل محمد(ص) میں سخت تھے۔

میں پہلے بھی اس بات کی طرف اشارہ کرچکا ہوں کہ معتزلہ کے علمائے کلام اور بزرگ افراد نے پہلی ہی صدی سے بھی علمائے شیعہ کی فکر کو اختیار کیا ہے۔ اس بنا پر صحابہ پر تنقید کرنا شیعیانِ آل محمد(ص) کی ایجاد ہے

لیکن وہ تشیع کی ایجاد ہے خود تشیع و شیعیت نہیں ہے جیسا کہ شیعیانِ آل محمد(ص) اپنے عقائدی تحریکی سے پہچانے جاتے تھے اور یہ شہرت اس لئے تھی کہ انہوں نے درِ اہل بیت(ع) سے علم حاصل کیا تھا اور یہ وہ معین واصل مصدر ہے جس سے اسلامی ثقافت، صدر اسلام سے آج تک فیض حاصل کر رہی ہے یہ تھا ڈاکٹر حامد داؤد کا نظریہ۔

میرا نظریہ تو یہ ہے کہ ہر حقیقت کے متلاشی انسان کو نقد و تبصرہ سے کام لینا پڑے گا ورنہ حقیقت کا ادراک نہیں کرسکے گا بالکل اسی طرح جیسے اہل عامہ (سنیوں) نے صحابہ کی عدالت کے سلسلہ میں مبالغہ کیا اور ان کے حالات کی تحقیق نہ کی لہذا آج تک حق سے نا آشنا اور دور ہیں۔